سوال

(284) روزے دار کا اے سی (A.C) چلا کر سونا اور بار بار غسل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ روزے کی حالت میں گرمی کی شدت کی وجہ سے بار بار غسل کرتے ہیں یا CA چلا کر سوئے رہتے ہیں، ایسی حالت میں ان کا روزہ تو متاثر نہیں ہوتا؟ صلی اللہ علیہ وسلم.

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر روزہ دار بھوک اور پیاس کی شدت کی بنا پر بار بار غسل کرتا ہے یا ٹھنڈے کمرہ میں سوجاتا ہے تو اس سے روزے کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، روزہ دار کے لیے ٹھنڈک حاصل کرنا جائز ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے اپنے سر مبارک پر پانی ڈال لیا کرتے تھے، چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہا رہے تھے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں تھے۔ [1]

اس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق روایات میں آیا ہے کہ وہ روزے کی حالت میں شدت حرارت یا پیاس کم کرنے کے لیے اپنے کپڑے کو گیلا کرلیا کرتے تھے۔ اس طرح کی رطوبت سے روزہ متاثر نہیں ہوتا کیونکہ یہ پانی نہیں جو معدے تک پہنچ جائے بلکہ امید ہے کہ پیاس اور گرمی کی شدت روزے میں اجر و ثواب کے زیادہ ہونے کا باعث ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: ''اس (حج) کا ثواب تمہارے خرچ یا تکلیف برداشت کرنے کے بقدر ہوگا۔'' [2]

بہر حال اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی میں انسان کو جس قدر تھکاوٹ ہو اسی قدر زیادہ اجر و ثواب ملے گا۔ اس کے ساتھ وہ ایسا کام بھی کرسکتا ہے جس سے روزے کی شدت میں کمی آجائے مثلاً وہ پانی سے ٹھنڈک حاصل کرسکتا ہے اور نہا سکتا ہے، اس سلسلہ میں دو چیزوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ جو حسب ذیل ہیں:

سارا دن سو کر نہ گزارے بلکہ اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن میں خود کو مصروف رکھے کیونکہ روزے سے تعلق باللہ گہرا ہوتا ہے، اس تعلق کو مزید مستحکم کرنے کی کوشش کرے۔

نماز پنجگانہ کی پابندی کرے، ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ٹھنڈے کمرے میں سو کر نمازوں سے غافل ہو جائے کیونکہ اگر اس قسم کی سہویات سے نماز باجماعت رہ گئی تو ایسا نقصان ہے جس کی تلافی نہیں ہوسکے گی۔ (واللہ اعلم)

[1] ابوداود، الصیام: ۳۲۶۵۔

[2] بخاری، العمرۃ، باب نمبر۸، حدیث نمبر: ۱۷۸۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:255

محدث فتویٰ